

## 32719 - وعدے اور نذریں پوری کرنا واجب ہے

### سوال

میں نے ایک تجارتی کام کیا اور یہ وعدہ کیا کہ اس کے نفع میں سے کچھ معین رقم اللہ تعالیٰ کے لیے خرچ کرونگا ، میرا سوال یہ ہے کہ :

کیا میں یہ رقم اپنے بھائی یا چچا زاد اور اپنے رشتہ داروں کی شادی پر خرچ کر سکتا ہوں اس لیے کہ ان کی مالی حالت صحیح نہیں ؟

اور کیا انہیں لازماً بتانا ہوگا کہ یہ صدقہ ہے ؟ اور کیا میں کسی قریبی کو اس میں دے سکتا ہوں چاہے وہ ایسے لوگ ہی ہوں جو شادی میں فخر کرتے ہوں اور رقم اپنی ضروریات میں صرف کریں ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

آپ پر واجب ہے کہ آپ اپنا وعدہ پورا کریں اور اللہ تعالیٰ کے لیے معین کردہ رقم کو اس کے راستے میں صرف کریں ، اور اگر آپ نے اس رقم کو کسی خاص جگہ میں صرف کرنے کی نذر مانی تھی تو پھر آپ اسی مد میں رقم صرف کر سکتے ہیں کسی اور میں نہیں ، لیکن اگر آپ نے نہ تو کسی خاص مد کی نیت کی اور نہ ہی اسے ذکر کیا ہے تو آپ کو خیر و بھلائی کے راستے میں جہاں چاہیں خرچ کرنے پر اختیار ہے ۔

فتاویٰ اللجنة الدائمة ( مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتویٰ ) میں ہے کہ :

اصل تو یہی ہے کہ جب نذر کسی شرعی معاملہ میں مانی گئی ہو تو یہ نذر بھی اسی میں پوری کی جائے گی جس کی تعیین نذر ماننے والے نے کی ہے ، اور اگر کوئی جہت معین نہیں کی گئی تو یہ عمومی صدقات و خیرات میں سے ایک صدقہ ہی ہے ، اور صدقات و خیرات کی طرح غرباء و مساکین پر خرچ کیا جائے گا ۔۔۔ اھ

دیکھیں فتاویٰ الاسلامیة ( 3 / 485 ) ۔

آپ کا اپنے محتاج بھائی اور چچا زاد کو رقم دینا بھی بھلائی اور خیر ہی ہے ، بلکہ اپنے محتاج رشتہ داروں کی مدد کرنا تو زیادہ اجر و ثواب کا باعث اور دوسروں کو دینے سے افضل ہے ۔

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ

مدینہ میں انصار صحابہ میں سے سب سے زیادہ کھجوروں کے مالک ابوظلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور انہیں سب سے زیادہ محبوب باغ بیرحاء تھا اور یہ مسجد کے قبلہ والی جانب واقع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوتے اور وہاں سے ٹھنڈا اور میٹھا پانی نوش فرماتے تھے اور جب یہ آیت نازل ہوئی :

تم اس وقت تک نیکی حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی سب سے زیادہ محبوب چیز اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرو

تو ابوظلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کھڑے ہوئے اور کہنے لگے : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ :

تم اس وقت تک نیکی حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی سب سے زیادہ محبوب چیز اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرو

اور میرا سب سے پسندیدہ اور محبوب باغ بیرحاء ہے میں اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں ، لہذا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہاں چاہیں صرف کریں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

شاباش اور آفریں ! یہ مال تو بہت نفع والا ہے ، یہ مال تو بہت نفع مند ہے ، جو کچھ تو نے کہا میں نے سن لیا ہے ، میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے عزیز واقارب میں صرف کرو تو ابوظلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا ہی کرتا ہوں ، لہذا ابوظلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا زاد اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1461 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 998 ) ۔

اور مسئلہ یہ ہے کہ کسی قریبی اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی دونوں ہی ہیں ، آپ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر ( 21810 ) اور ( 20173 ) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں ۔

اور اس کے یہ بھی ضروری نہیں کہ آپ انہیں یہ بتائیں کہ یہ صدقہ کا مال ہے آپ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر ( 33777 ) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

لیکن یہاں ایک بات یاد رکھیں کہ یہ مال آپ ایسے شخص کو نہ دیں جو اس مال سے اللہ تعالیٰ کی کوئی معصیت کرے یا اس کی معصیت میں مددگار معاون ثابت ہو ، یا ایسے شخص کو بھی نہ دیں تو فضول خرچی میں معروف ہو اور بطور

فخر مال خرچ کرتا ہو کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو لیکن برائی اور شر میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو

المائدة ( 2 ) -

اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ انہیں نقد رقم دینے کی بجائے ان کی ضروریات کی اشیاء خرید کر انہیں دے دیں ، اس سے آپ کو یقین ہو جائے گا کہ آپ کا صدقہ صحیح جگہ میں صرف ہوا ہے -

واللہ اعلم .